سوال

(160) لہسن کھانا کیسا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بخاری شریف میں ہے :

((نَہَی یَوْمَ خَیْبَرَ عَنْ أَکْلِ الثُّومِ، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَہْلِیَّةِ))

''کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن پالتوگدھوں کے گوشت اور لہسن کھانے سے منع کر دیا۔'' (بخاری)

اس حدیث کے مطابق میں نے لہسن تقریباً آدھا ایکڑ کاشت کیا تھا لیکن جب یہ مسئلہ پڑھا تو سب ضائع کر دیا۔ مگر علماء کہتے ہیں کہ کچا لہسن کھانا مکروہ ہے میری سمجھ کے موافق تو دونوں ایک ہی زمرے میں آتے ہیں۔ کیونکہ کچے لہسن والے الفاظ حدیث میں موجود نہیں، اگر اس بارے میں کوئی واضح ثبوت ہے تو آگاہ کریں۔ نہایت مشکور ہوں گا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث میں ہے : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مہمان بنے (ہجرت کے وقت) تو اپنا بچا ہوا کھانا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو بھیج دیتے۔ ایک مرتبہ سارا کھانا واپس کر دیا اور اس میں سے کچھ بھی نہ کھایا۔۔۔ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے ''اس میں لہسن ہے''۔ تو ابوایوب فوراً بولے کہ (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أحرام ہو؟) ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ حرام ہے؟'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((لا ولکنی أکرہہ من أجل ریحہ))

''نہیں حرام نہیں بلکہ میں اس کی بو کی وجہ سے اسے ناپسند کرتا ہوں۔'' (صحیح سنن الرمذی للالبانی ج ۲، ص ٦٠ اکتاب الاطعمہ، باب ماجاء فی الرخصہ فی اکل الثوم مطبوخا)

دوسری روایت میں یہ لفظ ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کہا :

((کلوہ فإنی لست کأحدکم إنی أخاف أن أوذی صاحبی))

''کہ تم اسے کھالو میں تم جیسا نہیں ہوں (یعنی میرے پاس جبریل وحی دینے کے لئے آتا ہے) میں ڈرتا ہوں کہ میں اپنے ساتھی کو تکلیف نہ دے بیٹھوں۔'' (قال الالبانی حسن)

ان احادیث سے یہ بات واضح ہوگئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرام نہیں قرار دیا بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کھانے کے لئے بھی کہا۔ اوراپنےلئے صرف اس لئے نا پسند کیا کہ اس میں بو ہے اورامت کو بھی روک دیا کہ کچا لہسن کھا کر مسجد میں نہ آئیں، کیونکہ فرشتے بھی باجماعت نماز کے لئے حاضر ہوتے ہیں تو انہیں ان کی بو سے تکلیف ہوتی ہے۔ یا نماز کے وقت سے اتنی دیر پہلے کھالے کہ نماز کے وقت تک اس کی بو جاتی رہے جیسا کہ ابوداؤد کی حدیث میں ہے :

((من أكل من هذه الشجرة فلا يقربنا حتى يذهب ريحها أو ريحه))

''کہ جو اس درخت (لہسن) سے کھالے وہ اس وقت تک ہمارے پاس نہ آئے جب تک اس کی بو ختم نہیں ہوجاتی۔'' (صحیح سنن ابی داؤد کتاب الاطعمہ باب فی اکل الثوم)

دوسری حدیث کے الفاظ یہ ہیں :

((من أكلها فلا يقربن مسجدنا وقال إن كنتم لابد آكليهما فأميتوهما طبخا))

''کہ جو شخص ان دونوں (لہسن اور پیاز) کو کھالے وہ ہماری مسجد کے قریب تک نہ آئے اور کہا اگر تم اس کو ضروری کھانا چاہتے ہو تو پکا کر ان کی بو کو ختم کرلو۔'' (قال الالبانی صحیح)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بھی روایت ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :

((ونهى عن أكل الثوم إلا مطبوخا))

''کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لہسن کھانے سے منع کردیا سوائے پکے ہوئے کے۔''

ان سب احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ بخاری شریف کی حدیث میں جو ممانعت ہے، وہ اس کے حرام ہونے کی وجہ سے نہیں، صرف بو کی وجہ سے ہے اور اگر بو پکا کر ختم ہوجائے تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔ اور عام آدمی ایسے وقت میں استعمال کرسکتا ہے کہ نماز کا وقت ابھی دور ہو اور نماز کے وقت تک اس کی بو ختم ہوسکتی ہو۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اوران کا حل

ج1

محدث فتویٰ